قیمت سالانہ ۱۸ روپے ماہوار ۱/۲ ۱ روپیہ

جلد ۳۵	یکم ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش	۱۳ رمضان المبارک ۱۳۶۶ ھ	یکم اگست ۱۹۴۷ء	نمبر ۱۸۱

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ وفا ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز آج ساڑھے سات بجے شام بذریعہ کار مع خدام لاہور سے تشریف لائے۔ حضور کے متعلق ۱/۲ ۱ بجے شام کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

دوسروں پر بیجا اعتراض

جب سے ہندوستان کی آزادی کی بات چیت شروع ہوئی ہے۔ کانگرس کی دھمکیوں کا رخ بجائے انگریزوں کے مسلم لیگ کی طرف زیادہ سے زیادہ ہوتا گیا۔ اور لطف یہ کہ اگرچہ ہر بار اس کی دھمکیاں باد ہوا ثابت ہوتی ہیں۔ مگر ابھی تک اس کو سیدھی طرح چلنا نہیں آیا۔ برطانوی تجاویز کو من وعن ماننے کے دعاوی کے باوجود اس کے بڑے بڑے لیڈر بعد میں ایسے تجاویزی دعاوی کرتے رہتے ہیں۔ جو تجاویز کے الفاظ کے بالکل منافی ہوتے ہیں۔ اسی طریق کار ہی کا نتیجہ ہے۔ کہ جب لارڈ مونٹ بیٹن نے آخری تجویز پیش کی۔ تو احتیاطاً کانگرس کو تجویز کے نشر ہونے اور ملک کے سامنے پیش ہونے سے پہلے وعدہ اور تجویز کے ساتھ ہی منظوری کا اعلان بھی کرنا پڑا لیکن لارڈ مونٹ بیٹن کی اس احتیاط کے باوجود کانگرس اپنے مرض کہنہ سے کلی شفایاب نہ ہو سکی۔ ایک طرف تو پٹھانستان کا ڈھونگ کھڑا کیا۔ تو دوسری طرف سکھوں کو چمکار رکھا ہے۔ اور تیسری طرف والیان ریاست کو اتنی دھمکیاں دیں۔ کہ گویا تمام دنیا کے اختیارات اسی کو مل گئے ہیں۔ لیکن جب ریاستوں پر ان دھمکیوں کا کوئی اثر نہ ہوا۔ تو سردار پٹیل کو یہ اعلان کرنا پڑا۔ کہ ریاستوں کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیا جائے گا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لارڈ مونٹ بیٹن کا یا تو قسمت کا ستارہ ہی بہت تیز ہے۔ اور یا پھر ان کے پاس ضرور کوئی خفیہ ہتھیار ہے۔ جس کو وہ موقعہ بہ موقعہ استعمال کرتے رہتے ہیں۔

اس ضمن میں ایک نہایت دلچسپ بات مہاراجہ اندور کے متعلق ایک دہلی کے اخبار نے شائع کی ہے۔ مدیر صاحب نے انتہائی غصہ میں مہاراجہ صاحب کو بے نقط سنانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ آپ کو خاص کر اندور سے اتنی ہی شدید دشمنی ہے جتنی مسلم لیگ اور پاکستان سے۔ چنانچہ فرماتے ہیں

"موجودہ مہاراجہ اندور کے متعلق جو تازہ اطلاعات دفتر میں پہنچی ہیں۔ وہ انتہائی شرمناک بلکہ ملک کے لئے غدارانہ بھی قرار دی جا سکتی ہیں۔ جن میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جس صورت میں انگریزوں کو ملک سے صاف کیا جا رہا ہے۔ حال میں مہاراجہ نے اندور میں نہ صرف انگریز پرائم منسٹر مقرر کیا۔ بلکہ اس کے ساتھ بڑے بڑے عہدوں پر اور انگریز منسٹر اور افسر بھی مقرر کر دیئے ہیں۔ آپ نواب بھوپال کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بنتے ہوئے اب تک انڈین کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں شامل نہیں ہوئے وغیرہ وغیرہ"

جس صورت میں سردار پٹیل نے اعلان کر دیا ہے۔ کہ ریاستوں کے اندرونی معاملات میں دخل نہیں دیا جائے گا۔ اور لارڈ مونٹ بیٹن نے والیان ریاست کو ہدایت کی ہے۔ کہ وہ کسی نہ کسی نو آبادی کے ساتھ ضرور لگ جائیں۔ تو امید رکھنی چاہیئے تھی۔ کہ کانگرس کو راہ راست پر لایا جا چکا ہے۔ اور ریاستیں ضرور کسی نہ کسی کانسٹی ٹیوئنٹ اسمبلی میں شامل ہو جائینگی۔

خیر یہ معاملہ تو الگ رہا ہمیں اس بات کی سمجھ نہیں آتی۔ کہ ریاست میں انگریز منسٹروں اور افسروں کے تقرر پر مدیر صاحب کو کیوں اعتراض ہے۔ کیونکہ مہاراجہ اندور کی طرف سے اتنا ہی جواب کافی ہے۔ کہ کانگرس باوجودیکہ ہندوستانی عوام کی واحد نمائندہ جماعت بنتی ہے اور ہندوستان کی آزادی کی جنگ لڑنے اور آخر کار اسکو جیتنے کی دعویدار بھی ہے۔ جب وہ اپنا گورنر جنرل ایک خالص انگریز کو بنا رہی ہے۔ اور جب اس نے کئی انگریز افسروں کو ہندوستان میں عہدے عطا کئے ہیں۔ تو غریب مہاراجہ اندور کا جو ایک پرانے طریقہ کا حکمران ہے۔ اور جو اپنی ریاست کے اندرونی معاملات کا ذمہ دار ہے کیا قصور ہے۔ معلوم نہیں کانگرس کے حامیوں کی یہ بیماری کب دور ہوگی۔ جس کی وجہ سے وہ دوسروں کی آنکھ کا تنکا تو فوراً دیکھ لیتے ہیں۔ مگر اپنی آنکھ کا شہتیر ان کو بالکل نظر نہیں آتا۔

اس ضمن میں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ کانگرس کو اب چاہیئے۔ کہ وہ ذرا ذرا سی بات پر پینترا بدلنے کی عادت جس سے اس کا رسوخ کم از کم غیر کانگرسیوں میں بالکل جاتا رہا ہے چھوڑ دے۔ اس کے کندھوں پر ایک بہت بڑے ملک کے انتظام کا بوجھ آ پڑا ہے۔ اب انہیں ان طفلانہ حرکات سے جن کا مظاہرہ وہ اب تک کرتی رہی ہے نہیں کرنی چاہئیں۔ بے شک لارڈ مونٹ بیٹن نے سردار پٹیل کے اعلان پر انکی سیاست دانی کی داد دی ہے۔ مگر کانگرسیوں کے گذشتہ وطیرے اور لارڈ مونٹ بیٹن کے فولادی عزم کی روشنی میں یہ معلوم کرنا مشکل ہے کہ اس تعریف کا حقیقت میں مستحق کون ہے؟

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل۔ ایل بی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا

حضرت مرزا شریف احمد صاحب روبصحت ہیں

صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا

حضرت مرزا شریف احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ کی حالت روبصحت ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے ان کی صحت روز بروز ترقی کر رہی ہے۔ الحمدللہ۔ تاہم احباب جماعت اپنی مخلصانہ دعاؤں کو صحت کاملہ تک جاری رکھیں۔ تا وہ فیوض و برکات جو اس سرچشمہ سے جاری اور وابستہ ہیں۔ ان سے مدت تک متمتع ہوسکیں۔

علالت کے دوران میں بہت سے دوستوں نے حضرت میاں صاحب موصوف کی خدمت میں اظہار ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں۔ جن کے جواب دینے کی آپ کی صحت اجازت نہیں دیتی۔ لہذا بذریعہ اعلان ہذا سب احباب کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

احباب جماعت سے عاجزانہ درخواست

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ کہ رمضان شریف کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے۔ اور ہر شخص اپنی اپنی طاقت کے مطابق اس سے فائدہ اٹھا رہا ہے۔ مجھے اپنے احباب سے یہ امید ہے۔ کہ وہ اپنی خاص دعاؤں میں ہم کو ضرور یاد رکھتے ہوں گے۔ مگر تاہم بطور یاد دہانی یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ کہ اس مبارک مہینہ میں ہم سب کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ ہماری غلطیوں کو معاف کرے۔ اور ہمارے گناہوں کو بخشے اور ہم کو ایسے اعلیٰ کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کہ جس کی توقع ہم سے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز رکھتے ہیں۔ نیز امریکہ مشن کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعا کی درخواست ہے۔

تمام احباب جماعت کے علاوہ مندرجہ ذیل احباب کے لئے بھی دعا کریں۔ جو کہ اس وقت امریکہ میں یا تو بغرض تبلیغ یا بغرض تجارت یا بغرض تعلیم مقیم ہیں۔

(۱) صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی معہ اہل و عیال (۲) چودھری خلیل احمد صاحب ناصر (۳) چودھری غلام یٰسین صاحب۔ (۴) سید عبد الرحمٰن صاحب معہ اہل و عیال۔ (۵) چودھری شکر الٰہی صاحب۔ (۶) صوفی عزیز احمد صاحب (۷) چودھری محمد عبد اللہ صاحب (۸) چودھری عبد المجید صاحب کھٹی (۹) چودھری ناصر محمد صاحب سیال (۱۰) نور الحق خاں صاحب (۱۱) ملک بشیر احمد صاحب مع اہل و عیال (۱۲) نذیر احمد صاحب مخدوم (۱۳) اقبال احمد صاحب صدیقی۔ (۱۴) خاکسار مرزا منور احمد۔ (خاکسار مرزا منور احمد واقف تحریک جدید پٹس برگ امریکہ)

اخبار احمدیہ

درخواستہائے دعاء (۱) بابو محمد عبد اللہ صاحب ریٹائرڈ سگنیلر

نہر محلہ دار البرکات حال ملازم لنگر خانہ بعارضہ ٹائیفائڈ شدید بیمار ہیں۔ (۲) چودھری غلام مصطفےٰ صاحب کھاریاں ضلع گجرات کا لڑکا بعارضہ پیچش و بخار سخت بیمار ہے۔ (۳) بشیر احمد صاحب کھاریاں ضلع گجرات کی والدہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۴) بہاول خاں صاحب کلیان ضلع شیخوپورہ کے بعض اقرباء ایک مقدمہ قتل میں مبتلا ہیں۔ (۵) میر غلام رسول صاحب یاڑی پورہ کی اہلیہ صاحبہ بیمار ہیں۔ (۶) میاں احمد الدین صاحب راجہ جنگ ضلع لاہور سخت بیمار ہیں۔ (۷) میر محمد بخش صاحب ایڈووکیٹ گوجرانوالہ بخار میں مبتلا ہیں۔ ان کا لڑکا عزیز محمد یوسف بعارضہ تپ دق عرصہ سے بیمار ہے۔ (۸) محمود حسن صاحب بنی اسرائیل محمد نگر لاہور بعارضہ نفس الدم بیمار ہیں۔ احباب سب کے لئے دعا فرمائیں۔

ولادت مرزا مبارک احمد صاحب ٹی بی کے ہاں ۲۳ جولائی کو پہلا لڑکا تولد ہوا۔ جو قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی دار البرکات کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

دعائے مغفرت (۱) خاکسار کے خسر مکرم محترم چودھری کرم داد صاحب مرحوم چک ۳۷ جنوبی مورخہ ۱۰/۷ بروز جمعرات وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرماویں۔ خاکسار جلال الدین احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا۔ (۲) جناب والد صاحب ڈاکٹر فضل کریم موصی مورخہ ۱۱/۷ کو اس دار فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ تمام بزرگان سلسلہ سے دعائے مغفرت کی درخواست کرتا ہوں۔ محمد صدیق احمدی ولد ڈاکٹر فضل کریم مرحوم۔

ہمارا امام

(از جناب محمد سیف اللہ خاں صاحب فاروق)

معرفت کے ہر صدف میں گوہر رخشاں ہے تو | یعنی ہر اک صاحب ایمان کا ایماں ہے تو
تشنہ کاموں کے لئے گردش میں ہے تیرا سبو | جام بھی ہے تو بھی ہے میخوار بھی ہیں روبرو

ہے امید قوم تو اے حامل لاتقنطوا
فکر میں ہے قوم کے بے خواب تو بے تاب تو

وہ عروس معنوی اب تک تھی جو محمل نشیں | تیرے اعجاز سخن کی ہے کنیز کہتریں
دو کش خورشید گویائی ترا نطق مبیں | کہتا ہے تیرا تکلم ہیں عجم اہل زمیں

کر رہا ہے تیرے سارے کام رب العالمیں
دور کر ڈالی ہیں جس نے مشکلیں حائل جو تھیں

تیرا ثانی دہر میں ڈھونڈے سے مل سکتا نہیں | تو اگرچہ ہے زمیں پر دل ترا گردوں نشیں
تجھ سے کھلتے ہیں جہاں میں عقدہ ہائے راز دیں | رفعت پرواز پر حیران ہے روح الامیں

بالیقیں مثل صدف ہیں یہ زمین و آسماں
گوہر مقصود بے شک تو ہے ان کے درمیاں

مظہر اوصاف احمد افتخار علم و فن | جلوہ گاہ ارتقا انوار گاہ ذوالمنن
زینت قصر خلافت رونق بزم زمن | مہبط فضل خدا اے مصلح عہد فتن

سچ کہا فاروق نے ہے دو جہاں میں سرخرو
مظہر الحق والعلا ہے قدرت ثانی ہے تو

انڈو چائنا میں آزادی کی کشمکش

انڈو چائنا جنگ سے پہلے فرانس کی ایک نوآبادی تھی۔ فرانس کو شکست کی ذلت اٹھانی پڑی۔ مشرق میں جاپان کا غلغلہ برپا ہوا۔ اس وقت اس ملک کے باشندوں کو احساس ہوا۔ کہ جب فرانس اس ہولناک مصیبت سے اپنے آپ کو بچا نہ سکا۔ تو وہ ہم پر حکومت کرنے کا کیا حق رکھتا ہے۔ چنانچہ انام میں تحریک آزادی شروع ہو گئی۔ اور "ویٹ" نام نے اس سلسلہ میں کام کرنا شروع کر دیا۔ کہ فرانس کے اقتدار کو دوبارہ مسلط ہونے سے روکا جائے۔ اور جس طرح انڈونیشیا کے لوگ ڈچ اقتدار کے عود کی مخالفت کر رہے تھے۔ اسی طرح انڈو چائنا بھی آزاد ہو جانے کی کوشش کرے۔ چنانچہ یہ لوگ اب تک شجاعت و ایثار سے حصول آزادی میں مصروف ہیں۔ اور فرانس کی قومیں ان کو پامال کرنے کے لئے روز بروز اپنی طاقت کو بڑھا رہی ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ ویٹ نام کے ماتحت ایک لاکھ سے زیادہ مسلح فوج ہے۔ لیکن وہ فرانسیسی فوج سے بہت کم مہارت رکھتی ہے۔ تاہم جس جذبۂ حریت کو لے کر وہ سینہ سپر ہوئے ہیں۔ وہ قابل داد ہے۔ اور ان کا عزم خوشگوار مستقبل کی امید دلاتا ہے۔

(منیر احمد ونیس)

ضروری تصحیح

اخبار الفضل ۱۳ جولائی کے صفحہ ۳ پر جو نظم شائع ہوئی ہے۔ اس کے چوتھے شعر کا پہلا مصرعہ یوں ہے:۔ "منبع علم و ہنر اور کان جود و فضل و خیر" پریس کی غلطی کی وجہ سے یہ مصرعہ غلط چھپ گیا ہے۔ اور نام بھی مٹ گیا ہے۔ یہ نظم حافظ سلیم احمد صاحب اٹاوی کی ہے۔

نئے ارض وسما

ہز ہائی نس شہزادہ ولیعہد ہسپانوی مراکش کو پیغام احمدیت

مراکش میں احمدیت پھیلنے کے خوشکن آثار

از جناب کرم الہٰی صاحب ظفر واقفِ زندگی مبلغ اسپین

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر ابھی ایک صدی بھی نہیں گزرنے پائی تھی۔ کہ آفتاب اسلام کی شعاعیں وادیٔ مکہ سے طلوع ہونے کے بعد دنیا کے ایک بڑے حصہ کو منور کر چکی تھیں ایک طرف اگر شمال مشرق میں عراق ایران شام فلسطین۔ افغانستان۔ ترکی۔ یونان ہندوستان۔ جاوا سماٹرا۔ چین اور جاپان تک حلقہ بگوش اسلام ہو چکے تھے۔ تو دوسری طرف جنوب مغرب میں مصر۔ ٹریپولی سوڈان۔ افریقہ۔ شمالی افریقہ ٹیونس الجیریا مراکش مسلسل اٹلی سے ہوتے ہوئے مسلمانوں نے سپین اور وہاں سے گزر کر وسط فرانس تک توحید کا پرچم لہرا دیا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب مسلمانوں کے اندر بگاڑ پیدا ہو جانے کے باوجود ایک حد تک قرآن کریم کے اصولوں پر عمل پیرا ہونے کا جذبہ موجود تھا۔

اسلامی ترقی و عروج کے اس حصہ میں مسلمانوں نے دنیا کی ہر لحاظ سے خدمت سر انجام دی۔ اور اہل ہسپانیہ تو خاص طور پر فیض یاب ہوئے مسلمانوں نے اس ملک میں آٹھ سو سال حکومت کی۔ علوم و فنون اور تہذیب و تمدن کو اوج کمال تک پہنچایا۔ اہل اسلام کے زمانہ میں جو ترقی اس ملک کو حاصل تھی۔ اس کی نظیر ملنی محال ہے۔ حیرت ہے وہ قوم جو اسلام سے قبل بالکل وحشی تھی محض قرآن کریم کی تعلیم پر عمل کرنے سے دنیا کی بہترین قوم بن گئی۔ لیکن افسوس کا مقام ہے۔ کہ آج تک سپین میں اسلام کا نام و نشان تک باقی نہیں۔

[illegible]

نام و نشان تک مٹ جانا تاریخ کا دردناک واقعہ ہے کہ جس کی مثال صفحہ عالم پر ملنی مشکل ہے۔ وہی قوم جو سپین اور فرانس وغیرہ پر ایک لمبے عرصہ تک حکمران رہی آج ان ملکوں کی غلام ہے۔ چنانچہ مراکش کا بیشتر حصہ فرانس کے قبضہ میں ہے۔ اور ایک حصہ سپین کے ماتحت ہے۔ جس کی آبادی ۱۵ لاکھ کے قریب ہے۔ جو عام حالت آج دنیا بھر کے مسلمانوں کی ہے۔ وہی اس ملک کی حالت ہے۔ جہالت کا دور دورہ ہے لوگ نہایت غربت میں زندگی بسر کرتے ہیں۔ اس علاقے میں ایک موروثی سردار حکمران ہے۔ جو خلیفہ سپینش مراکو کے نام سے ملقب ہے۔ موجودہ خلیفہ کا نام المولائی حسن ہے۔ ہسپانوی حکومت کا تعلق اس علاقہ سے بطور (Protectorate) کی قسم کے ہے۔ موجودہ حکومت کے مورش لوگوں سے اچھے تعلقات ہیں۔ مسلمان بالکل ہردلعزیز ہیں۔ اس لئے کیتھولک چرچ کو ان سے کوئی خطرہ بھی نہیں ہے۔ کیتھولک پادریوں نے اسلام کے خلاف ایسا نفرت کا جذبہ پیدا کر رکھا ہے۔ کہ اس کا اثر چھوٹے چھوٹے بچوں پر بھی نمایاں ہے۔

خلیفہ ہسپانوی مراکش کے صاحبزادہ ولیعہد شہزادہ المولائی مہدی بن حسن جن کی عمر ۲۰ سال ہے۔ یہاں یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ خاکسار ان کی جائے رہائش پر جا کر دو دفعہ ملا۔ اور چار چار گھنٹہ تک تبلیغ احمدیت کا موقعہ ملا۔ ان کے ٹیوٹر مصری ہیں۔ ان کو خطبہ الہامیہ مطالعہ کے لئے دیا۔ مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامل بھروسہ ہے۔ کہ یہ قوم سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جلد ایمان لا کر احمدیت کی اشاعت میں کوشاں ہو جائیگی کیونکہ آخر یہ ان لوگوں کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے ایک زمانے میں اسلام کی اشاعت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔

خاکسار نے شہزادہ ولیعہد سے اپنے سپین آنے کی غرض بیان کرتے ہوئے ان سے عرض کیا کہ مجھے حیرت ہوتی ہے آپ لوگ اس سرزمین پر چلتے پھرتے ہیں اور آپ کو احساس نہیں ہوتا کہ یہ وہ زمین ہے کہ جہاں ہمارے آباء و اجداد حکمران تھے۔ انہوں نے یہاں توحید کو قائم کیا۔ مگر ایک ہم ہیں کہ ہماری شامت اعمال سے اب یہاں تثلیث پرستی کا زور ہے اور ہم خاموش ہیں آپ کو خوشخبری ہو کہ کسر صلیب کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام جیسا کہ عوام کا خیال ہے ہرگز آسمان پر نہیں گئے۔ بلکہ طبعی موت سے سرینگر کشمیر میں (ہندوستان میں) باقی انبیاء کی طرح نہایت کامیاب زندگی بسر کر کے فوت ہوئے۔ جیسا کہ قرآن کریم کی متعدد آیات سے ثابت ہے۔ اب بجائے مسیح ناصری کے مسیح محمدی مبعوث ہو کر علیحدگی کے خلاف علم جہاد بلند کر چکا ہے ہم جو مسیح محمدی کے غلام ہیں پھر ان لوگوں کو جو ہمارے آباء و اجداد کی اولاد ہیں خالق حقیقی کی پہچان کرانے کے لئے ایک لمبا سفر طے کر کے آئے ہیں۔ خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھتے ہوئے امید رکھتا ہوں کہ جس طرح آپ لوگوں کے آباء و اجداد نے اسلام کی قربانیاں میں خدمت کی۔ اب بھی آپ لوگ دوبارہ احیاء اسلام کے لئے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کرینگے۔ یورپ کی مادی ترقی دیکھ کر ہمیں ہرگز مرعوب ہونے کی ضرورت نہیں۔ ان لوگوں کا تہذیب و تمدن خاک میں ملتا جا رہا ہے۔ جس کا اقرار یہ لوگ خود اپنی زبان سے کر رہے ہیں۔ حقیقتاً یہ لوگ اپنے رسم و رواج سے اب تنگ آ چکے ہیں۔ یہ لوگ زمانہ جاہلیت عربوں سے بھی زیادہ جاہل وحشی اور روحانیت سے عاری ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے ایسے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ کہ یہ لوگ خود ایسے راستہ کی تلاش میں ہیں۔ جو ان کو حقیقی امن اور دائمی خوشی کی منزل تک پہنچا دے۔ تو ہمارا فرض ہے۔ کہ پہلے ہم خود مسلمان بنیں اور پھر ان کے سامنے قرآن کریم کی تعلیم پیش کریں۔

جب آپ مراکش واپس جائیں۔ تو اپنے والد سلطان مراکش سے ہمارے اسپین آنے کی غرض کا ذکر کریں جس کا انہوں نے وعدہ کیا۔ مسیح ہندوستانی میں (انگریزی) اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی و فرنچ۔ اسلام کا اقتصادی نظام ان کو مطالعہ کے لئے دیا۔ اور تاکید کی۔ کہ وہ سلطان مراکش تک بھی یہ کتابیں پہنچا دیں۔ اس کے علاوہ ان کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کر کے بتایا کہ کس طرح احمدیت اس موجودہ نظام کو مٹا کر اصل اسلامی نظام قائم کر سکے گی ولیعہد سپینش مراکو بہت متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ کی جماعت کے چند اور مبلغ آ جائیں۔ تو ان لوگوں کو بہت جلد مسلمان بنایا جا سکتا ہے۔

احباب جماعت سے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے کہ خاص طور پر دعا کریں۔ یہاں بعض دفعہ یہ نوسے آتے رہتے ہیں مصر ترکی اور دیگر عربی ممالک کی نسبت ان میں اسلام کا درد زیادہ نظر آتا ہے۔ خدا تعالیٰ جلد اپنے فضل سے ان کو صداقت احمدیت کا

اعتکاف ۲۰ رمضان کی صبح کو بیٹھنا چاہیئے

(از جناب سید احمد علی صاحب سیالکوٹی مبلغ سلسلہ احمدیہ نزیل کراچی)

تعلیم قرآن اور سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بموجب جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق بخشے۔ وہ رمضان میں لیلۃ القدر کی برکات کے حصول کے لئے آخری عشرہ میں اعتکاف کرتے ہیں۔ اس لئے میں ذیل میں اعتکاف میں بیٹھنے کے دن اور وقت پر کچھ تحریر کرنا ضروری خیال کرتا ہوں:۔

روایات میں الفاظ "العشر الاواخر" کے لحاظ سے اگرچہ بہت سے بزرگان سلف کا مذہب یہ ہے کہ ۲۰ رمضان المبارک کی شام کو قبل اللیل مسجد میں معتکف ہو جانا چاہیئے۔ مگر ابوداؤد اور ابن ماجہ میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی یہ روایت آئی ہے۔ کہ:۔

"کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا اَرَادَ ان یعتکف صلّی الفجر ثم دخل فی معتکفہ" (مشکوٰۃ ص۱۹۳)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اعتکاف کا ارادہ فرماتے تو نماز فجر کے بعد اپنے معتکف میں داخل ہو جاتے تھے۔

اس حدیث کی بناء پر بعض بزرگانِ سلف نے یہ کہا ہے۔ کہ ۲۰ رمضان کی فجر کے بعد اعتکاف میں بیٹھنا مسنون امر ہے۔ لیکن بعض نے ۲۱ رمضان کی فجر کے بعد بھی یوں روا رکھا ہے۔ کہ مسجد میں ۲۰ کی شام کو داخل ہوں۔ اور اعتکاف والے خلوت خانہ میں ۲۱ کی فجر کو چلے جانا چاہیئے۔

الغرض یہ ایک بڑا اہم مسئلہ سلف صالحین میں زیر بحث چلا آتا ہے۔ چونکہ سلسلہ عالیہ احمدیہ میں ہر دو خلفائے عظام کے بعض ارشادات ایسے ہیں۔ جو ہمارے لئے اس اختلاف کا تصفیہ کر دیتے ہیں۔ اس لئے میں نے جماعت کے عام فائدہ کے لئے گذشتہ سال بھی [illegible] تھے۔ اور اس سال بھی درج ذیل کرتا ہوں۔ تاکہ ان کا سب کو علم ہو سکے۔ اور اعتکاف بیٹھنے والے آئندہ ۲۰ رمضان کی صبح کو بیٹھا کریں۔ کیونکہ یہی بہترین مسنون امر ہے۔

(۱)

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے یکم اگست ۱۹۱۲ء کے درس میں جو ارشاد فرمایا۔ وہ آپ کے مطبوعہ درس کے نوٹ کے صفحہ ۳۲۷ پر یوں موجود ہے کہ:۔

"صبح کو ۲۰ ویں کی اعتکاف میں داخل ہوتے ہیں اور یہی مسنون ہے"

(۲)

سیدنا حضرت المصلح الموعود امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے "والفجر ولیال عشر" کے درس میں ۱۸ جون ۱۹۱۴ء کو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ:۔

"اعتکاف کے لئے ۲۰ ویں کی صبح کو بیٹھتے ہیں" (اخبار الفضل جلد ۲ ع۶۷ مورخہ ۱۲ نومبر ۱۹۱۴ء ضمیمہ درس ص۸۲)

(۳)

علاوہ ازیں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی خود نوشت سوانح حیات (الموسوم بہ حیات نورالدین رضؓ) میں ایک دلچسپ واقعہ اسی مسئلہ کے بارہ میں درج ہے اور وہ یہ ہے۔ کہ مکہ معظمہ میں جب آپ پہلی بار گئے اور آپ رضؓ نے شیخ محمد خزرجی سے جن کو صحاح ستہ خوب آتی تھیں۔ حدیث ابوداؤد پڑھنا شروع کی۔ تو آپ تحریر فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"میں ابوداؤد پڑھتا تھا۔ اعتکاف کے مسئلہ میں حدیث سے معلوم ہوتا تھا۔ کہ صبح کی نماز پڑھ کر آپ ان معتکف میں بیٹھے۔ تو شیخ صاحب موصوف نے مجھے اشارہ کیا کہ تم حاشیہ کو پڑھو۔ یہ حدیث بہت مشکل ہے میں نے عرض کیا کہ حدیث تو بہت آسان ہے۔ حکماً میں دیکھ لیتا ہوں۔ انہوں نے کہا بہت مشکل ہے۔ میں نے سرسری طور پر اس کا حاشیہ دیکھا۔ اسمیں لکھا ہوا تھا کہ یہ حدیث مشکل ہے۔ کیونکہ ۲۱ تاریخ کی صبح کو بیٹھیں تو ممکن ہے اکیسویں رات لیلۃ القدر ہو۔ اگر اس کے لحاظ سے عصر کو بیٹھیں تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں میں نے دیکھ کر کہا کہ ذرا بھی مشکل نہیں۔ یہ محاشی کی غلطی ہے۔ میں ایسی راہ عرض کرتا ہوں۔ جس میں ذرا بھی اشکال نہیں۔ یعنی ۲۰ کی صبح کو بیٹھے۔ انہوں نے کہا۔ یہ تو اجماع کے خلاف ہے۔ میں نے کہا امام احمدؒ رحمۃ اللہ علیہ کے اقوال آپ پڑھیں۔ یہ اجماع محض دعاوی ہیں۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہب کی کثرت دیکھ کر لفظ اجماع بول لیا کرتا ہے۔ اس پر وہ بہت ہی تند ہو گئے۔

اسی دن اس واقعہ کے بعد جب آپ اپنے ایک دوسرے استاد مولوی رحمت اللہ صاحب کے پاس گئے۔ تو معلوم ہوا۔ کہ شیخ محمد خزرجی نے ان کو بھی یہ سارا واقعہ بتا دیا ہے۔ تب ان سے بھی حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ نے یہی فرمایا کہ:۔

"یہ ایک جزوی مسئلہ ہے۔ ۲۱ کی صبح کو نہ بیٹھے۔ ۲۰ کی صبح کو بیٹھ گئے۔ اس طرح حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔ ......

فرمایا دل دھڑکتا ہے۔ میں نے کہا جس کا دل نہ دھڑکے وہ کیا کرے۔ پھر فرمایا۔ کہ دل دھڑکتا ہے۔ اور کھڑے ہو گئے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ کہ:۔

"کچھ مدت کے بعد حضرت شاہ عبدالغنی مجددی رحمؒ مدینہ سے مکہ میں تشریف لائے۔ شہر میں بڑی دھوم دھام مچی۔ میں بھی ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس وقت وہ حرم میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اور ہزاروں آدمی ان کے گرد موجود تھے۔ سب سے پہلے میں نے ان کی خدمت میں عرض کیا۔ کہ اعتکاف کب بیٹھنا چاہیئے۔ طالب علمانہ زندگی بھی عجیب ہوتی ہے۔ وہی ایک مسئلہ اتنے بڑے وجود کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے بے تکلف فرمایا کہ ۲۰ کی صبح کو۔ میں تو سنکر حیران رہ گیا۔ ان کی عظمت اور رعب میرے دل میں بہت پیدا ہوا۔ مگر پھر بھی جرأت کر کے پوچھا کہ حضرت میں نے سنا ہے۔ کہ یہ اجماع کے خلاف ہے۔ ان کے علم پر قربان ہو جاؤں۔ بڑے عجیب لہجہ میں فرمایا۔ کہ جہالت بڑی بری بلا ہے۔ حنفیوں میں فلاں فلاں۔ شافعیوں میں فلاں فلاں۔ حنابلہ میں فلاں۔ مالکیوں میں فلاں۔ کئی کئی آدمیوں کے نام لیکر کہا۔ کہ ہر فرقہ میں اس بیس کے بھی قائل ہیں۔ میں اس علم اور تجربہ کے قربان ہو گیا۔ ایک وجد کی کیفیت طاری ہو گئی۔ کہ کیا علم ہے۔"

حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:۔

"میں نے یہ قصہ جا کر حضرت مولانا رحمت اللہ کے حضور پیش کیا۔ اور عرض کیا کہ علم تو اس کو کہتے ہیں۔ یہ بھی عرض کیا کہ ہمارے شیخ تو ڈر گئے تھے۔ مگر حضرت شاہ عبدالغنی صاحب نے تو حرم میں بیٹھ کر ہزارہا مخلوق کے سامنے فتویٰ دیا۔ مگر کسی نے چوں بھی نہ کی۔ فرمایا شاہ صاحب بہت بڑے عالم ہیں"۔ (حیات نورالدینؓ ص۵۱ تا ۵۶)

ان ہر سہ اقتباسات اور دلچسپ واقعہ سے ظاہر و باہر ہے کہ ہمارے ہر دو خلفائے کرام کے نزدیک اعتکاف میں ۲۰ رمضان کی صبح کو بیٹھنا ہی بہترین وقت اور مسنون امر ہے۔

بالآخر ناظرین الفضل سے عموماً اور معتکفین سے خصوصاً یہ عاجز راقم اپنی دینی و دنیاوی ترقیات کے لئے درخواست دعا کرتا ہے۔

جلد تر قرض سے سبکدوش ہو جائیں

تحریک جدید کی پانچہزاری فوج کا ہر سپاہی جو تحریک جدید کے دفتر اول کے تیرھویں سال یا دفتر دوم کے سال سوم کا وعدہ اپنے امام کے حضور پیش کر چکا ہے۔ وہ اس خیال میں ہرگز نہ رہے۔ کہ میں اپنا وعدہ سال کے آخر میں ادا کر لوں گا۔ اسے یاد رہے کہ تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے کے یہ آخری ایام گذر رہے ہیں۔ اور ۲۹ رمضان المبارک کی فہرست آخری ایام کی میعاد میں پہلی فہرست ہے۔ پس آخر میں ادا کرنے کا وعدہ کرنے والے ۲۹ رمضان المبارک تک ادا کر کے زیادہ ثواب کے لحاظ سے سابقون میں بھی آ جائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے اپنے معینہ وقت سے پہلے ادا کر دیا۔ چاہیئے کہ ہر مجاہد اپنا وعدہ چستی اور ہوشیاری سے ادا کرے اور حضور ایدہ اللہ کے ارشادات ذیل پیش نظر رکھے۔ فرمایا:۔ "جن لوگوں کے دلوں میں دین کی محبت ہوتی ہے وہ جلد سے جلد دین کے کاموں کو سر انجام دینے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور یہی ثبوت ہوتا ہے اس بات کا کہ ان کے دلوں میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول [illegible] کی [illegible] موجود ہے۔ اس لئے جو شخص دین کی خدمت کے لئے چندہ کا وعدہ [illegible] اگر اس میں [illegible] ہو۔ تو اس چندہ کی ادائیگی کو اپنے لئے فخر کا موجب [illegible] اور یقین رکھتا ہے۔ کہ میں حقیقی [illegible] اس قرض سے سبکدوش ہو جاؤں گا۔ [illegible] ہو گا۔" [illegible] بیت المال تحریک جدید)

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا جذبۂ عشق الٰہی

عروسی بود نوبت ماتمت — اگر بر نکوئی بود خاتمت

(از جناب حکیم عبد اللطیف صاحب شہید)

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہو چکا ہے ہماری جماعت کے درخشندہ گوہر حضرت بزرگوار ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ بروز جمعۃ المبارک ۱۸ شعبان رگبرائے عالم جاودانی ہو گئے۔ اور جماعت کے ہر خورد و کلاں کو اپنی جدائی سے مغموم و محزون چھوڑ گئے۔ العین تدمع والقلب یحزن وانا بفراقک یا اسماعیل لمحزونون ولا نقول الا ما یرضی بہ ربنا وھو ارحم الراحمین وخیر الغافرین وانا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کو جماعت احمدیہ میں جو ارفع و اعلیٰ مقام حاصل ہے۔ وہ سلسلہ کے کسی فرد سے مخفی نہیں۔ آپ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام سے نہ صرف قدیمی روحانی تعلق رکھتے تھے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو قریبی جسمانی رشتہ بھی حاصل تھا۔ اس جسمانی رشتہ کے تعلق کی وجہ سے نیز اپنی ذاتی اعلیٰ استعداد کے باعث حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی صحبت صالحہ میں رہ کر آپ کو روحانی برکات حاصل کرنے کے ایسے بے نظیر مواقع ملے جو دوسروں کو کم ہی نصیب ہو سکتے تھے۔ الا ماشاء اللہ

آپ دہلی کے اولیاء اللہ کے ایک نجیب الطرفین سید خاندان کے فرد تھے۔ پھر آپ کو اللہ تعالیٰ نے اعلیٰ درجہ کی فطری استعدادیں عطا کی تھیں۔ نیز آپ علمی اور مذہبی ماحول میں پروان چڑھے تھے۔ اور سونے پر سہاگہ یہ کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاکیزہ صحبت ایک لمبے عرصہ تک میسر آئی تھی۔ ان سب باتوں کی وجہ سے آپ کا وجود اسلام و احمدیت کا ایک بے نظیر نمونہ بن گیا تھا۔ اور آپ ان کامل الایمان ہستیوں میں سے ایک تھے جنہیں دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ افسوس اسلام و احمدیت کا ان سابقون الاولون صحابہ کرام کی تعداد روز بروز کم ہو رہی ہے۔ اور وہ ستارہ ہائے سحر کی طرح ایک ایک کر کے ہم سے رخصت ہو رہے ہیں ؎

اسلام کے فدائی احمد کے خاص پیارے
اب رہ گئے ہیں ایسے جیسے سحر کے تارے

ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ اپنی روز و شب کی دعاؤں میں صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحت و تندرستی اور عمر میں برکت کی دعا کو بھی شامل رکھے۔ تا موجودہ نسلوں کو زیادہ سے زیادہ لمبے عرصہ تک روحانی برکات حاصل کرنے کے مواقع میسر آئیں۔ آمین! خاکسار راقم کو حضرت بزرگوار میر صاحب رضی اللہ عنہ کی مصاحبت اور مجالست میں آٹھ سال تک رہنے کا موقع ملا۔ اس لمبے عرصہ میں خاکسار نے حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ کے عادات حمیدہ و اخلاق ستودہ کے جو جو کرشمے دیکھے ہیں۔ میری خواہش ہے کہ جماعت کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کی بہبودی اور افادہ کے لئے ان میں سے بعض کا ذکر بالاقساط الفضل میں کر دوں۔ تا کہ حسب فرمان نبوی اذکروا موتاکم بالخیر حضرت میر صاحب کا ذکر خیر بھی ہو جائے۔ اور افراد جماعت کو آپ کی پاکیزہ سیرت کا تتبع کر کے آپ کے نقش قدم پر چلنے کی ترغیب و تحریص بھی پیدا ہو جائے۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

حضرت میر صاحب رضی اللہ عنہ ایک باکمال صوفی تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کے عشاق اور محبین میں سے کامل عاشق تھے۔ آپ کا دل عشق الٰہی کا ایک آتشدان تھا۔ جو آپ کی روح ہر وقت آستانۂ خداوندی پر آب زلال کی طرح بہتی رہتی تھی۔ اور عشق الٰہی کا سب سے بڑا کرشمہ یہ ہے۔ کہ عاشق اپنے ازلی ابدی محبوب حقیقی کی خاطر اپنی جان، مال، اولاد، عزت سب کچھ قربان کر ڈالے۔ اور احکام ایزدی کے ماتحت اپنے تن۔ من دھن کو تج دے۔ اور دنیا کے کسی مرحلہ میں اسے لغزش نہ آئے۔ اور دنیا کی کسی مصیبت کے وقت اس کا قدم صراط مستقیم سے نہ ڈگمگا جائے۔ اور حالت عسر و یسر میں ثابت قدم اور قوی الایمان رہے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طفیل حضرت میر صاحب قبلہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے عشق الٰہی کے یہ تمام مراحل طے فرما لئے تھے۔ اور وہ عشاق الٰہی کی صف اول میں شامل و داخل ہو گئے تھے۔ اپنے سن شعور سے لے کر وفات تک انہوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی قسم کی جانی، مالی، بدنی، لسانی، حالی و قالی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ اور حضور اسکے پاک دین اور سلسلہ حقہ کی دامے درمے قدمے سخنے مرتے دم تک خدمات بجا لاتے رہے اور ان خدمات کے سلسلہ میں ایسے ثابت قدم رہے۔ کہ بطور مثال پیش کئے جا سکتے ہیں۔ آپ نے سلسلہ کی ہر مالی تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اور اپنی ملازمت کے زمانہ اور اس کے بعد پنشن کے عرصہ میں اپنا مال بے دریغ خدمت سلسلہ کی خاطر چندوں کی صورت میں دیا۔ آپ موصی تھے۔ اور اپنی وصیت انتہائی باقاعدگی کے ساتھ ادا فرماتے رہے۔ اور ماہوار پنشن ملتے ہی سب سے پہلے اپنا حصہ وصیت ادا فرمانے کا التزام کرتے تھے۔ خود معذور ہوتے۔ تو کسی کے ہاتھ وصیت کی رقم فوراً داخل خزانہ کرانے کا بندوبست کرتے۔ چنانچہ آپ نے مرض الموت کے زمانہ میں پچھلے ماہ کی وصیت خاکسار کے ذریعہ داخل کرائی۔

آپ نے اپنے وجود باجود سے جس قدر سلسلہ حقہ کو ہر رنگ میں فائدہ پہنچایا۔ اس سے جماعت احمدیہ کا ہر فرد آگاہ ہے آپ نے سلسلہ کی جس قدر قلمی خدمات سرانجام دی ہیں۔ اور جس قدر اعلیٰ علمی لٹریچر چھوڑا جو سینکڑوں مضامین کی صورت میں زیب جرائد سلسلہ ہے۔ اور بعض مستقل کتابوں کی شکل میں طبع ہو چکا ہے۔ اس سے بھی جماعت کا علمی طبقہ بے خبر نہیں۔ قربانی و ایثار کی یہ روح اور خدمت دین کا یہ بے پناہ جذبہ سب ان کے عشق الٰہی پر دال ہے

الغرض آپ اللہ تعالیٰ کی محبت میں گداز رہتے تھے۔ اور اپنے محبوب ازلی کے خیال میں ہمہ تن مشغول۔ آپ کا منظوم کلام اس بات کا شاہد عادل ہے۔ کہ آپ مولا کریم کے کس قدر عاشق زار اور محبت بے قرار تھے۔

آپ کی نظموں کا مجموعہ "بخار دل" کے نام سے حصوں میں طبع ہو چکا ہے۔ جس میں سے دو کو آپ نے کئی سو روپیہ کی لاگت سے چھپوا کر شائع کروایا۔ اور سوائے کچھ نسخوں کے جو دوست احباب میں مفت تقسیم کئے گئے باقی کتاب پبلشر کو بطور امداد مفت بخش دی۔ اس مجموعہ کلام میں آپ کی اکثر نظمیں عشق الٰہی کے عطر سے بھرپور نظر آتی ہیں کیونکہ کتاب کا نام بخار دل بھی اس بات کی گواہی دیتا ہے۔ کہ اس کے لکھنے والا ایک بیقرار عاشق ہے جو اپنے دل پر درد کا بخار ان رنگین ترانوں کے ذریعہ نکالا رہا ہے۔ چنانچہ آپ نے خود ہر دو کتاب کی تعریف میں مندرجہ ذیل قطعہ نظم فرمایا ہے ؎

بخار دل رکھا ہے نام اس کا
کہ یہ آتشدان دل کا یہ دھواں ہے
کسی کے عشق نے جب پھونک ڈالا
تو منہ سے نکلی یہ آہ و فغاں ہے
لگاتی آگ ہے لوگوں کے دل میں
ہماری نظم بھی آتش فشاں ہے

انہی ہر نظم میں آپ نے اپنے مولا کریم سے اپنی محبت و الفت کا اظہار کیا ہے بخار دل کے ہر دو حصص کے پڑھنے سے آپ کے جذبۂ عشق کا کچھ اندازہ لگایا جا سکتا ہے؟ اور آپ کی مولا کریم سے والہیت و شیفتگی کا پتہ مل سکتا ہے۔ الغرض آپ ایک سچے عاشق الٰہی تھے۔ اور فنافی اللہ اور بقاباللہ کی منازل طے کر کے لقائے الٰہی کی عظیم الشان نعمت حاصل کر چکے تھے اور ہماری موجودہ نسل اور قیامت تک آنے والی نسلوں کے لئے آپ کا وجود بہترین نمونہ اور روشن مشعل ہے جس نمونہ اور جس مشعل کی روشنی میں ہم اپنے نوسایان میں بہت کچھ اضافہ کر کے خود بھی عشاق الٰہی کی صف میں شامل و داخل ہو سکتے ہیں۔

دواخانہ خدمت خلق کے

مقبول عام مجربات

(۱) "شفا کن":- ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ قیمت یکصد قرص (عا) دو روپیہ۔

(۲) "شفائی":- پرانے اور باری کے بخاروں کے لئے مجرب دوا ہے:۔ قیمت یکصد گولیاں (للعہ) چار روپیہ:۔

(۳) "اکسیر شباب":- کھوئی ہوئی طاقت کی مجرب دوا ہے۔ قیمت تیس ۳۰ خوراک (عہ) سات روپیہ

(۴) "محبوب جوانی":- مولد جوہر حیات۔ قیمت پچاس گولیاں (ـے) چھ روپیہ

(۵) "نوجام عشق":- طاقت کی شہرہ آفاق دوا ہے۔ قیمت ساٹھ گولیاں (عـ۱۲) بارہ روپیہ

(۶) "دوائی فضل الٰہی":- اولاد نرینہ کی مجرب دوا ہے۔ قیمت مکمل کورس (۱۶) سولہ روپیہ

(۷) "حب جند":- اعصابی اور دماغی کمزوری کے لئے مجرب دوا ہے قیمت یکصد گولیاں (عـ۱۸) اٹھارہ روپیہ

(۸) "ہمدرد نسواں":- اٹھرا کا بے خطا علاج ہے:۔ قیمت مکمل کورس (عـ۲۰) بیس روپیہ فی تولہ دو روپیہ۔

(۹) "معجون فوفل":- سیلان الرحم کی نہایت مجرب دوا ہے۔ قیمت فی تولہ (عا) دو روپیہ

(۱۰) "سرمہ ممیرا خاص":- جملہ امراض چشم کے لئے مجرب ہے۔ قیمت فی تولہ (عا) چھ ماشہ عہ تین ماشہ ۱۲ر

(۱۱) "حب ممیرا خاص":- اعضائے رئیسہ کے لئے بہترین دوا ہے۔ قیمت یکصد گولیاں (عـ۱۰) دس روپیہ

(۱۲) "تریاق کبیر":- گھر کا ڈاکٹر یعنی فوری علاج۔ قیمت بڑی شیشی (ـ۳) تین روپیہ درمیانی شیشی عہ چھوٹی شیشی ۱۲ر

(۱۳) قرص صندل:- مصفی خون اور خون پیدا کرنے کے لئے بہترین ہے:۔ قیمت یکصد قرص (عا) دو روپیہ

(۱۴) قرص مرکب افسنتین:- معدہ کیلئے مفید ہے:۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ

(۱۵) "اکسیر جنین":- اٹھرا کا بے خطا علاج:۔ قیمت فی تولہ (ـ۶) چھ روپے

(۱۶) "اکسیر نزلہ":- پرانے نزلہ کے لئے مجرب ہے۔ قیمت یکصد قرص (للعہ) چار روپیہ

اس کے علاوہ ہمارے ہاں اطریفل زمانی۔ اطریفل کشنیز۔ جوارش جالینوس۔ معجون فلاسفہ۔ برشعثا۔ نمک سلیمانی۔ حب قبض کشا وغیرہ مل سکتے ہیں:۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان۔ پنجاب

۱۱۶

ایک نہایت نفع مند کام

پرلسین مینوفیکچرنگ کمپنی میں ایک عرصہ سے بجلی کے ٹارچ پنکھے اور دوسری مشینیں تیار ہوتی رہی ہیں چونکہ ہمارا ارادہ تھا کہ اس کام کو اور بڑھایا جائے۔ اس لئے ہم نے اس کے مدنظر بہت بڑے پیمانے پر شہر قادیان کے باہر پانچ گھماؤں زمین میں نئی فیکٹری بنوائی ہے۔ جو کہ خدا کے فضل سے اب قریباً قریباً مکمل ہو چکی ہے اور انشاء اللہ ہمارا کارخانہ چند ماہ کے اندر اندر وہاں چلا جائے گا۔ اور کام وسیع پیمانے پر شروع ہو جائیگا۔ اس کام کو سرانجام دینے کے لئے انگلستان اور دوسرے ممالک سے نئی مشینیں بہت سی آگئی ہیں اور مزید آرہی ہیں۔ مگر چونکہ موجودہ زمانہ میں ہر کام کو بڑے پیمانہ پر چلانے کے لئے بہت سرمایہ کی ضرورت ہوتی ہے اور جب تک کسی کمپنی کے پاس اسقدر سرمایہ نہ ہو جتنا کہ ضروری ہے اس سے پورا فائدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارا ارادہ ہے کہ اس کمپنی کو دس لاکھ روپے کے سرمایہ کے ساتھ پبلک لمیٹڈ کروالیا جائے۔ کل حصہ جات ایک لاکھ ہوں گے اور ہر حصہ کی قیمت دس روپے ہوگی۔ سردست ہر دس روپے کے حصہ میں سے صرف پانچ روپے لئے جائینگے۔ یعنی اگر کوئی شخص ایک سو حصے خریدے۔ تو اسے پانصد روپے ادا کرنے ہونگے۔ مگر منافع اسے پورے ایک سو حصہ جات کا ہی ملے گا۔ ابھی یہ سکیم مکمل ہو رہی ہے۔ اور کاغذات بننے کے لئے وکلاء کے پاس گئے ہوئے ہیں۔ چونکہ یہ کام خدا کے فضل سے بہت ہی نفع مند ہے اور اس کمپنی کے حصہ جات خریدنے کے بہت سے دوست خواہاں ہیں۔ اس لئے پیشتر اس کے کہ سب کاغذات قانونی طور پر مکمل ہو جائیں۔ اعلان کیا جاتا ہے کہ جو لوگ حصص جات خریدنا چاہتے ہیں۔ وہ اپنے نام مکمل پتہ اور حصوں کی تعداد سے مطلع کریں یہ بہت ضروری ہے کہ دوست اس میں سستی نہ کریں کیونکہ جن لوگوں کی درخواستیں پہلے آئینگی انہی کو ترجیح دیجائیگی۔ دوستوں کی آسانی کیلئے ہم نے فارم چھپوائے ہیں۔ جو پرلسین مینوفیکچرنگ کمپنی قادیان کے دفتر سے منگوائے جا سکتے ہیں ؛

صاحبزادہ مرزا شریف احمد

فوری ضرورت

آزمائش کی :۔ اچھا لباس۔ انسان کی زینت ہے ہمارے تیار کردہ بہترین بالکل نئے ڈیزائن کے سفید و رنگین سلکی کپڑے اور ساڑھیاں، دوپٹہ، رومال۔ نہ خلیہ، مشہدی۔ ٹائیاں وغیرہ منگانے کے نمونے معہ نرخنامہ طلب کریں۔ دوکانداروں سے خاص رعایت

میجسٹک فیبرکس نیو سٹریٹ لدھیانہ

احمدی خواتین کے لئے طبی خدمت کا انتظام

مکرمہ جناب طاہرہ بیگم صاحبہ اہلیہ حکیم عبدالوہاب صاحب عمر خلف حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضؓ نے طبیہ کالج دہلی سے طبیہ قابلہ کا امتحان پاس کیا تھا۔ آپ کالج میں اول آئی تھیں امتیازی سند کے علاوہ ایک طلائی تمغہ بھی طبیہ کالج کی طرف سے آپ کے لئے تجویز ہوا ہے۔ احمدی خواتین آپ سے مل کر یا بذریعہ خط اپنی مرض کا حال لکھ کر مشورہ حاصل کر سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے وجود کو نافع الناس بنائے۔

منیجر دواخانہ نورالدین قادیان

گھڑیاں

امریکہ۔ انگلستان اور سوئٹزرلینڈ کی بنی ہوئی جیبی گھڑیاں ریسٹ واچز اور ٹائم پیس ملنے کا پتہ

این واچ ایجنسیز معرفت دواخانہ نورالدین قادیان

"آپ کی بیش بہا ملکیت آپکی آنکھیں"

نامی رسالہ دواخانہ نورالدینؓ قادیان سے مفت منگوائیں اس سے انشاء اللہ آپکو فائدہ ہوگا ؛

انڈونیشیاء کا مسئلہ سیکیورٹی کونسل میں

واشنگٹن ۳۱ جولائی۔ آج تیسرے پہر سیکیورٹی کونسل کا اجلاس ہو رہا ہے جس میں سب سے پہلے ہندوستان کی طرف سے مسٹر کرشنا مینن انڈونیشیاء کا معاملہ پیش کریں گے۔ اس سلسلے میں ہالینڈ کے سفیر مقیم امریکہ نے ایک بیان میں کہا۔ ہندوستان نے اس معاملہ کو سیکیورٹی کونسل میں پیش کر کے اتحادی اقوام کے چارٹر سے نامناسب فائدہ اٹھایا ہے۔ آپ نے آسٹریلیا کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ میں نے افسوس اور حیرانگی کے ساتھ یہ خبر سنی ہے کہ آسٹریلیا بھی اس سلسلے میں سیکیورٹی کونسل میں شکایت پیش کر رہا ہے۔ انڈونیشیا میں جس ہندوستانی طیارہ کو ڈچوں نے نقصان پہنچایا تھا اس کے متعلق ڈچ افسروں نے بیان کیا ہے کہ یہ طیارہ ہمارے حملوں کی وجہ سے نہیں گرا بلکہ خود بخود پانچ ہزار فٹ کی بلندی سے گر پڑا تھا۔

مسٹر ہینڈرسن کی طرف سے "دیگر امور" کی مزید تشریح

انڈونیشیاء کے متعلق برطانیہ کا رویہ

لنڈن ۳۰ جولائی۔ مسٹر آرتھر ہینڈرسن نائب وزیر ہند نے پنجاب کے حد بندی کمشن کے سلسلے میں بعض "دیگر امور" کا جو ذکر کیا تھا۔ آج اس کے متعلق آپ نے مزید وضاحت کی۔ آپ نے کہا آبادی کی اکثریت کے علاوہ "دیگر امور" کا جو ذکر برطانیہ کے ۳ جون کے اعلان میں کیا گیا تھا۔ اس سے کیا مراد ہے اس سوال کا فیصلہ کرنا کمیشن کے ممبروں کا کام ہے۔ کمیشن کو پورا اختیار حاصل ہے کہ وہ اس سلسلے میں جو چاہے فیصلہ کرے۔

انڈونیشیا کا ذکر

مسٹر بیون وزیر خارجہ برطانیہ نے بتایا کہ اس وقت تک ہالینڈ نے برطانیہ کو انڈونیشیا کے معاملہ میں ثالث بننے کی دعوت نہیں دی۔ لیکن اگر فریقین تیار ہوں تو برطانیہ ثالث بننے کے لئے تیار ہے۔ سردست برطانوی حکومت امریکہ اور دیگر ممالک کے ساتھ اس سلسلے میں مشورہ کر رہی ہے۔ آپ سے سوال کیا گیا کہ کیا برطانیہ انڈونیشیا کے سوال کو سیکیورٹی کونسل میں رکھنے کے لئے تیار ہے؟ آپ نے جواب دیا۔ برطانوی حکومت فی الحال ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں۔

انڈونیشیاء کا مسئلہ اور پاکستان

پاکستان کے وزیر خارجہ مسٹر لیاقت علی خان کا اعلان

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ حکومت پاکستان نے انڈونیشیا کے معاملہ میں حکومت ہندوستان سے مکمل تعاون کرنے کا یقین دلایا ہے۔ مسٹر لیاقت علی خان نے ایک بیان میں کہا۔

عارضی حکومت پاکستان انڈونیشیا پر ولندیزی حکومت کے جارحانہ حملہ کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ پاکستان کو انڈونیشین عوام سے گہری ہمدردی ہے۔ اس لئے حکومت پاکستان حکومت ہندوستان سے پورا اتفاق کرتی ہے کہ ولندیزی حکومت سے ۱۹۴۵ء میں جو فضائی معاہدہ کیا گیا تھا اسے ختم کر دیا جائے۔ اس معاہدے کی رو سے فوجی ہوائی جہازوں کو پاکستانی علاقہ میں اترنے کی اجازت دی گئی تھی۔

برمی لیڈروں کا قتل ـــــ منظم سازش کا نتیجہ

برما گورنمنٹ کا خیال

لنڈن ۳۰ جولائی۔ مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے برطانوی پارلیمنٹ میں بتایا کہ حکومت برما کو یقین ہے کہ جنرل آنگ سان اور ان کے رفقاء کے قاتلوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حکومت برما کا خیال ہے کہ برما گورنمنٹ کا تختہ الٹنے کی ایک وسیع اور منظم سازش کی گئی تھی۔ چنانچہ جون کے مہینے میں سازشیوں نے وسیع پیمانے پر ہتھیار اور آتشیں مادہ جمع کیا تھا۔ ان لوگوں نے اپنے تئیں پولیس کے آدمی ظاہر کر کے یہ ہتھیار حاصل کئے تھے۔ مسٹر اٹیلی نے بتایا کہ برمی لیڈروں کے قتل کے معاً بعد نئی حکومت کی تشکیل کی وجہ سے خوشگوار اثر پڑا ہے۔ اور حالت روبہ اصلاح ہے۔

حد بندی کمیشن کا اجلاس

سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی بحث ختم ہو گئی

لاہور ۳۰ جولائی۔ آج صبح دس بجے پھر ہائی کورٹ میں چیف جسٹس کے کمرہ میں حد بندی کمیشن کا اجلاس ہوا۔ سر چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے سب سے پہلے بہاولپور کی طرف سے کیس پیش کیا۔ پھر مذہبی سکھ اور اچھوتوں کی طرف سے کیس پیش ہوا۔ گیارہ بجے جناب چوہدری صاحب موصوف نے پھر مسلمانوں کی طرف سے بحث کا آغاز کیا۔ بحث چار بجے ختم ہو گئی۔ کل غیر مسلموں کو مسلمانوں کے اعتراضات کا جواب دینے کا موقع دیا جائے گا۔

ہندوستان کے مسلمان

ـــ اور گاندھی جی

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ مسٹر گاندھی آج شام کشمیر روانہ ہو گئے۔ آپ نے آج کی پرارتھنا کی تقریر میں کہا۔ بہار کے ہندوؤں کو چاہیئے کہ وہ بہار کے مسلمانوں کو جان و مال کی حفاظت کا یقین دلا دیں۔ آپ نے ہندوستان کے مسلمانوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ انہیں اپنی حفاظت کیلئے اب پاکستان کی طرف نہیں دیکھنا چاہیئے۔ اب اقلیتوں کا اعتماد حاصل کرنا ہندوستان کے ہندوؤں اور پاکستان کے مسلمانوں کا اہم فرض ہے۔

ٹراونکور کو ٹریڈ کمشنر مقرر کرنے کی

اجازت

ٹریونڈرم ۳۰ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ ریاست ٹراونکور نے باقاعدہ طور پر انڈین یونین میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا ہے لیکن ریاست نے بعض شرائط کی بنا پر یہ اعلان کیا ہے۔ ایک شرط یہ بھی ہے۔ کہ ریاست کو لنڈن میں اور بعض دیگر ممالک میں بھی ٹریڈ کمشنر رکھنے کی اجازت دیدی جائے۔

سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی گئی

ناگپور ۳۰ جولائی۔ سی۔ پی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ۱۵ اگست کو یوم آزادی کی تقریب پر کافی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ ۲۹ جولائی سے ۱۵ اگست تک جن قیدیوں کو موت کی سزا دی جائے گی۔ ان کی سزائے موت عمر قید میں تبدیل کر دی جائے گی۔

صوبہ سرحد اور آزاد قبائل کے متعلق حکومت پاکستان کی پالیسی

ـــ مسٹر محمد علی جناح کا بیان

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ مسٹر محمد علی جناح نے ایک بیان میں بتایا ہے کہ پاکستان گورنمنٹ میں دوسرے صوبوں کی طرح صوبہ سرحد کے عوام کو بھی داخلی آزادی ہو گی۔ سماجی۔ تمدنی سیاسی اور تعلیمی لحاظ سے انہیں وہ تمام مراعات اور اختیارات حاصل ہوں گے جو ایک آزاد قوم کو حاصل ہوتے ہیں۔ آپ نے آزاد قبائل کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ اس وقت حکومت ہند سے جو معاہدات انہوں نے کر رکھے ہیں پاکستان میں بھی انہیں برقرار رکھا جائے گا۔ ان کے الاؤنسوں میں بھی اس وقت تک کوئی فرق نہیں آئے گا جب تک کہ پاکستان اور آزاد قبائل میں نئے دوستانہ معاہدات طے نہیں ہوتے۔ آپ نے قبائل کو یقین دلایا کہ ان کی آزادی میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جائے گی۔ افغانستان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ ہم اپنے اس ہمسایہ اسلامی ملک سے گہرے دوستانہ تعلقات قائم کریں۔

آخر میں آپ نے سرحد کے تمام باشندوں سے اپیل کی ہے کہ وہ پرانے جھگڑوں کو مٹا کر متحد ہو جائیں۔ اور منظم ہو کر پاکستان کی خدمت کرنے کی کوشش کریں۔

درخواست دعا

مسماۃ کرم بی بی صاحبہ زوجہ رشید احمد صاحب ننگل کلاں کی پنڈلی کی ہڈی بلندی سے گر جانے کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے اور سخت تکلیف ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل صحت عطا فرمائے آمین۔ خاکسار محمد یعقوب